مدینہ پاک یا درِ مرشد جانے کے لئے کسی سے اخراجات مانگنا

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3237

تاریخ اجراء: 22ربیع الثانی 1446ھ /26اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مدینہ پاک کی حاضری یا درِ مرشد جانے کے لیے کسی سے سوال کرنا کہ آپ میرے اخراجات کریں، جائز ہے یا نہیں؟ کیا دینے والا اس صورت میں گنہگار ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس شخص کے پاس اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کی استطاعت ہو خواہ اس طرح کہ اس کے پاس اس قدر مال موجود ہے یا اس طرح کہ محنت کر کے کما سکتا ہے، تو ایسے شخص کو اپنی ذات کے لیے کسی سے سوال کرنا جائز نہیں اور جس شخص کو اس کی یہ حالت معلوم ہو، اس شخص کے لیے اس کو دینا بھی جائز نہیں کہ یہ گناہ پر معاونت ہے، جو کہ سخت گناہ کا کام ہے، البتہ ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کی استطاعت نہ ہو، تو بقدرِ ضرورت سوال کرنے کی اجازت ہوتی ہے، لیکن مدینۂ طیبہ یا درِ مرشد کی حاضری باوجود ہزار نعمت و سعادت ہونے کے، ایسا کام نہیں ہے کہ جس کے لئے سوال کرنا جائز ہو، لہذا ان مقاصد کے لیے اپنی ذات کے لیے سوال کرنا، جائز نہیں۔

جو شخص اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، ایسے شخص کو اپنی ذات کے لیے کسی سے سوال کرنا جائز نہیں، چنانچہ امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے، اُسے سوال حرام ہے اور جو اس مال سے آگاہ ہو، اُسے دینا حرام اور لینے اور دینے والا دونوں گنہ گار و مبتلائے آثام۔ صحاح میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لا تحل الصدقۃ لغنی ولذی مرۃ سوی “ترجمہ: کسی مالدار اور طاقتور تندرست شخص کے لیے صدقہ حلال نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص307، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بلاضرورتِ شرعی سوال کرنا سخت گناہ ہے اور ایسے کو دینا اس گناہ پر معاونت کرنا ہے، جبکہ گناہ پر مدد کرنے کی ممانعت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت2)

بلاضرورتِ شرعی سوال کرنے والے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ما یزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجھہ مزعۃ لحم“ ترجمہ: آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہو گا۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث1474، ج2، ص123، دار طوق النجاۃ)

اسی بارے میں مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من سأل الناس اموالھم تکثرا، فانما یسأل جمر جھنم، فلیستقل منہ او لیکثر“ ترجمہ: جو اپنا مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرے، تو وہ جہنم کے انگارے کا سوال کرتا ہے، اب چاہے، تو کم مانگے یا زیادہ۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث1838، ج1، ص589، دار إحیاء الکتب العربیۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم